السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے سامنے یہ سوال آیاجسے وزارت داخلہ کے سیکرٹری کی طرف سے جناب عزت مآب ڈائرکٹر جنرل کی خدمت میں پیش کیا گیا تھااوروہ یہ ہے :

(ع۔م۔ز)نامی ایک شخص نے منطقہ ریاض کے امیر سے اجازت طلب کی ہے کہ اسے بازارمیں تعویزوں اوراورمنتروں کے بیچنے کی اجازت دی جائے۔کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ادارے نے اس سے امیر کی طرف سے اجازت نامہ طلب کیا ہے۔اورامیر نے تجویز پیش کی ہے۔کہ اسے آپ کی طرف سے اجازت نامہ دیا جائے۔اور رخصت کے طالب سے یہ تسلی کرلی جائے۔کہ وہ ان قواعد وضوابط کی پابندی کرے گا۔جو ہم وطنوں کوناجائز نفع اندوزی سے بچاتے ہیں۔امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ اتفاق فرمایئں گے اور کاروبار کے شرائط پورا کرنے والے کواجازت نامہ دینے کے امکانات پر غور فرمایئں گے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبل ازیں بھی یہ فتویٰ صادر کیا جاچکا ہے۔کہ قرآن مجید یا اذکار نبویہ وغیرہ کو کاغذ یا پلیٹ پر لکھنا اور پھر پانی وغیرہ سے مٹا کر مریض کو پلانا تاکہ اسے بیماری سے شفا نصیب ہو منع ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے خلفاء راشدین سے یا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ایسا ثابت نہیں ہے۔ہمارے علم کی حد تک ان میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ہر طرح کی خیر وبھلائی رسول اللہ ﷺ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی پیروی میں ہے۔مذکورہ فتویٰ کی مکمل عبارت حسب ذیل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید اذکار اور دعاؤں کے ساتھ دم کی اجازت دی ہے۔بشرط یہ کہ ازکار اور ادعیہ میں شرک نہ ہو یا وہ ایسے کلام پر مشتمل نہ ہوں۔جن کا مفہوم واضح نہ ہو۔کیونکہ عوف بن مالک سے مروی ہے۔کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے اور اس بارے میں جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا :

اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک

(صحیح مسلم کتاب السلام باب لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک ح : 2200)

''میرے سامنےاپنے دم پیش کرو دم میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ شرکیہ نہ ہو''

اس طرح کے دم کے بارے میں علماء کا اجماع ہے۔کہ یہ جائز ہے۔بشرط یہ کہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس میں تاثیر صرف اسی صورت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے۔گردن یا جسم کے کسی دوسرے حصے کے ساتھ باندھنے والا تعویز اگر قرآن کے علاوہ کچھ اور ہو تو حرام ہے بلکہ شرک ہے۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

ن النبی صلی اللہ علیہ وسلم راي رجلافی یدہ حلقہ من صغر فقال ماہذا؟قال من الواہیۃ فقال انزعہا فانہا لاتزیدک الاوہنا فانک لومت وہی علیک ماافلحت ابدا

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب تعلیق التمائم ح : 3531 مسند احمد 4/445)

''نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلہ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟اس نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا''اسے اُتار دے یہ تجھے کمزوری کے سوا اور کوئی فائدہ نہ دے گا۔اگر اس چھلے کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔''

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ :

من تعلق تمیمۃ فقد اشرک (احمد فی السند٤/١٥٤/وابو یعلی فی المسند رقم :١٧٥٩) والحاکم فی المستدرک ٤/٤١٧)

''جس نے تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ :

ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک (سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی تعلیق التمائم ج؛ 3883۔مسند احمد 1/381)

''جھاڑ پھونک تعویز اور حب کے اعمال شرک ہیں ۔''

خواہ جو اس نے لٹکایا ہو وہ قرآنی آیات ہی ہوں ۔ صحیح بات یہی ہے کہ قرآنی آیات کا لٹکانا ممنوع ہے ۔ اور اس کے تین اسباب ہیں :

1 ۔ تعویز لٹکانے کی ممانعت کے بارے میں احادیث عام ہیں تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے ۔

2 ۔ سد ذریعہ کے لئے اس کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے غیر قرآن لٹکانے کا راستہ کھلتا ہے ۔

3 ۔ لٹکائے جانے والے کلمات کی توہین ہوتی ہے ۔ کیونکہ آدمی انہیں قضائے حاجت استنجاء اور جنسی عمل کے وقت بھی اپنے ساتھ لٹکائے ہوتا ہے ۔

قرآن مجید کی سورت یا آیات کا پلیٹ یا کاغذ پر لکھنا اور پھر اسے پانی یا زعفران وغیرہ کے ساتھ دھونا اور اسے برکت یا علمی استفادہ یا کسب مال یا صحت وعافیت وغیرہ کے حصول کی نیت سے پینا نبی ﷺ سے ثابت نہیں ۔ آپ نے خود کبھی اپنے لئے ایسا کیا نہ کسی دوسرے انسان کے لئے اور نہ آپ نے اس کے لئے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین یا امت میں سے کسی کو اجازت دی حالانکہ اس وقت اس کے دواعی اور اسباب بھی موجود تھے ۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے ۔ اور صرف اسی پر اکتفاء کیا جائے ۔ جو شریعت میں ثابت ہے ۔ یعنی قرآن کریم اسماء حُسنیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت از کار اور دعائیں اور ایسے کلمات جن کے معنی واضح ہوں ۔ جن میں شرک کا شائبہ نہ ہو ۔ اور ایسے طریقے سے قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے ۔ جو اس نے خود مقرر فرمایا ہے ۔تاکہ ثواب حاصل ہو سکے ۔ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرما دے ۔ غم و فکر سے نجات دے دے ۔ علم نافع سے سرفراز فرمائے ۔ ایک مسلمان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ طریقے ہی کافی ہیں ۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور ارشادات کو کافی سمجھے تو وہ اسے غیر اللہ سے بے نیاز کر دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے ۔

ان دلائل کی بنیاد پر اس شخص کو تعزیزوں اور منتروں کی فروخت کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔ بلکہ اسے انکے فروخت کرنے سے منع کرنا چاہیے ۔

واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم